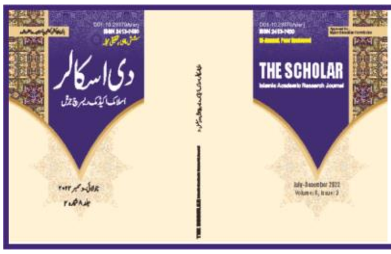

THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

برصغیر پاک وہند کے صوفیاء کرام کی اخلاقی، سماجی واصلاحی کاوشوں کا تجزیاتی مطالعہ

AN ANALYTICAL STUDY OF THE SUBCONTINENTS' SUFIS EFFORTS FOR ETHICS AND SOCIAL REFORMS

1. **Umme Salma**
Institute of Education and Research,
University of the Punjab, Lahore
Email: ummesalma.ier@pu.edu.pk
ORCID ID:
https://orcid.org/0009-0009-1205-8107

2. **Aisha Qayyum**
Lecturer of Islamic Studies Punjab college
Minar e pakistan campus, Lahore
Email: aishawas01@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0009-0000-8257-7185

To cite this article:
Salma, Umme, and Aisha Qayyum. "AN ANALYTICAL STUDY OF THE SUBCONTINENTS' SUFIS EFFORTS FOR ETHICS AND SOCIAL REFORMS." The Scholar Islamic Academic Research Journal 9, No. 1 (June 22, 2023)
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 9, No. 1 ||January -June 2023 || P.73-102
DOI:	10.29370/siarj/issue16ar5
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2022-06-22

برصغیر پاک وہند کے صوفیاء کرام کی اخلاقی، سماجی واصلاحی کاوشوں کا تجزیاتی مطالعہ

AN ANALYTICAL STUDY OF THE SUBCONTINENTS' SUFIS EFFORTS FOR ETHICS AND SOCIAL REFORMS

Umme Salma, Aisha Qayyum

ABSTRACT:

Sufism means purity and" Suf" is the name of purity of heart and action, which civilizes his conduct and affairs and becomes clean from the calamities of nature, and in reality, a Sufi is one whose heart is free from filth. Self-purification is a very important factor if a person wants to live peacefully and according to the wishes of Allah Almighty. Therefore, in every period of history. A large number of people were impressed by the simple teachings, lofty character, and fair treatment of the Sufis and entered the fold of Islam and contribution towards the spread of Islam in the sub-continent. The message of Islam was spread across the length and breadth of the sub-continent by the Islamic mystics. All work of educating people in the simple and direct message of Islam was done by Sufis like Ali Hajvery of Lahore, Khawaja Moinuddin of Ajmer, Khwaja Bakhtiyar Kaki, Baba Farid of Pakpattan, Sheikh Bahaudin Zakriya of Multan, Makhdoom Jahania Jhangasgt of Bahawalpur, Sheikh Nazimudin of Delhi etc. Sufis taught clear faith to the people around them. They did their best for inculcating the concept of the mercy of God in human hearts and eventually purifying spiritual and moral behaviors. The pleasures of honest dealing, sympathizing with fellow beings, and striving to obtain the nearness of God. Understanding the power of prayer and the beauties of faith, and ultimately fulfilling the duties and responsibilities.

KEYWORDS: Sufis, Reforms, Social, Religions, Morals, Sub-continent, Ethics

کلیدی الفاظ: صوفیہ،اصلاحات، سماجی، مذاہب،اخلاقیات، برصغیر،اخلاقی اقدار

برصغیر میں اسلام کا ورود اور مسلمانوں کا گیارہ سو سالہ اقتدار تہذیب وتمدن کی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے، مسلمانوں نے برصغیر میں جو کہ تمدن امتیاز نسل وپیدائش، طوائف الملوکی اور ستی ودختر کشی کی انسانیت سوز رسوم کی نذر ہو چکا تھا اسے کفر کے اندھیروں سے نکال کر ایک انقلاب آفرین پیغام حیات دے کر سنوارا، صوفیاء کرام نے برصغیر پاک وہند کے ظلمت کدوں کو نور اسلام سے منور کیا اور اپنے قول وفعل سے نبی ﷺ کا اسوہ حسنہ لوگوں کے سامنے پیش کیا، اشاعت اسلام کی خاطر ہر قسم کی صعوبتیں برداشت کیں اور دور دراز کے سفر بھی کئے، یہ اؤلیااللہ اور مشائخ عظام تھے جو معلم اعظم حضرت محمد ﷺ کے اسوہ مبارک کو سامنے رکھتے ہوئے انسان کی کردار سازی کرتے رہے اور اپنے عمل سے ثابت کرتے رہے کہ اسلام بہترین دین ہے، اللہ تعالٰی کے یہ نیک دل بندے جب اپنے حلقہ ارادات میں رونق افروز ہوتے یا مجالس ذکر ونصیحت قائم فرماتے تو ان کے دروازے ہر مسلمان اور غیر مسلم کے لئے کھلے رہتے۔

تصوف کے معنی ومفہوم کو دیکھیں تو لفظ تصوف کا مادہ اشتقاق اور لفظ صوفی کی وجہ تسمیہ کے بارے میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں: امام قشیری لکھتے ہیں کہ:

کلمہ تصوف صفاء سے مشتق ہے۔[1]

مقاییس اللغۃ میں تصوف کے لغوی معنی پر اس طرح روشنی ڈالی گئی ہے:

"اخذ بصوفة قضاه اذا خذ باشقر السائل فی نقرتة،وصوفتة،قوم كانوافی الجاهلية، كانوا يخدمون الكعبة،ويحبيزون الحاج وحكی عن ابی عبيدة انهم افنا القبائل تحموا فتشكوا كمايتشبک الصوف۔" [2]

[1] Al-Qashiri, Abu Al-Qasim Abdul Karim bin Huzan, Al-Rasala Al-Qashiriyyah, Tahqiq Abdul Hakim Muhammad, Mahmoud Al-Sharif, Antarat Bidar, Iran 1147 AH, p. 399

[2] Zakariya, Abi al-Husayn Ahmad bin Faris, Muqabis al-Lughta, Dar Ahya al-Tarsh al-Arabiya, Beirut, Liban, S, N, p. 557

صوف سے لیا گیا ہے جیسے کسی کو بیماری کی حالت میں بالوں سے پکڑ لیا گیا ہو،اور صوفی زمانہ جاہلیت میں ایک قوم تھی جو کعبہ کی خدمت کرتی تھی اور حاجیوں سے جزیہ وصول کرتی تھی اور ابو عبیدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ کچھ سرداران آپس میں اس طرح ملے جیسے صوف کا تانا بانا ،انہیں بھی صوفی کہا گیا"۔

البیرونی نے اپنی تحقیق کو کچھ ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

الصوفیه بهم الحكماء من فان سوف باليونانيه احكمته وبها يسمى الفيلسوف فيلاسوفاای محب الحکمته ولما ذحب فی الاسلام قوم الی قریب من رابهم سمدا باسهم ولم یصرف القلب۔ [3]

"صوفی بمعنی فلاسفر ہے کیونکہ یونانی میں لفظ سوف بمعنی فلسفہ ہے،یہی وجہ ہے کہ یونانی میں فیلسوف کو فیلاسوفا کہتے ہیں یعنی فلسفے کا دلدادہ چونکہ اسلام میں ایک جماعت ایسی تھی جو کہ ان کے مسلک کے قریب قریب تھی اسی بناءپر اس جماعت کا نام بھی صوفی پڑ گیا"۔

:The Dictionary of the sufis

Some say, the sufis were only named sufis because of the purity (safa) of their heart Sufis the cleanliness Sufisheir act. [4]

صوفی کو صوفی کا نام اس لئے دیا جاتا ہے کیونکہ تصوف کے معانی پاکیزگی کے ہیں اور صوف دل اور عمل کی پاکیزگی کا نام ہے۔

In Oxford Advance Learner, s Dictionary:

Mystic; a person who tries to become united with God through prayer and meditation and so understand important things that are beyond normal human

[3] Al Baroni Abu Rehan ,Kitab Al-Hind,Al Fsail Nashran Watjran Kutab,Lahore,1994, p. 22

[4] Arbery, A. J., The Dictionary of the Sufis, Cambridge University Press, New York, p:5

understanding.Mysticism; the belief that Knowledge of God and of real through reason and the senc.[5]

جو عبادت اور مراقبہ کے ذریعہ اللہ کا تقرب تلاش کرتا ہے وہ صوفی کہلاتا ہے اور انسانوں کے احساسات اور جذبات کو سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ اور حقیقت اصلیہ کے متعلق علم کو عقل اور سمجھ سے حاصل کرتا ہے۔

سردار اقبال علی شاہ اقبال اپنی کتاب "Islamic Sufiism" میں لکھتے ہیں:

Tasawwuf consists of two duties action which consists in conforming to the line of Shariat or the cannons of Islam, and then thinking and feeling (Tariqat). [6]

تصوف کے دو فرائض ہیں اسی کے مطابق کار وائی (قواعد و ضوابط طے کئے جاتے ہیں) ہوتی ہے ، یہ شریعت کی بنیاد پر قائم ہوتے ہیں، سوچ اور احساس ان کی بنیاد ہوتے ہیں-

قرآن پاک میں اس چیز کا نام تزکیہ ہے اور حکمت ہے، حدیث میں اسے احسان کا نام دیا گیا ہے اور بعد کے آنے والے لوگوں میں یہی چیز تصوف کے نام سے مشہور ہوئی۔

"صدق اور بندوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آنا تصوف ہے"۔ [7]

"صوفی کو صوفی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے اخلاق و معاملات کو مہذب کر لیتا ہے اور طبیعتوں کی آفتوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔اور حقیقت میں صوفی وہ ہے جس کا دل کدورت سے پاک ہو"۔[8]

اسلامی تصوف ، اقبالیات اور سیرتِ رسول ﷺ پر متعدد کتب کی مصنفہ ڈاکٹر این میری شمل نے ایک مقالہ "Poetic Visions of Lahore" کے عنوان سے لکھا، تصوف پر گہری نظر رکھنے والی اس مستشرق خاتون کے اس مقالے میں لکھا ہے:

"When Hujwairi died around the year 1072A.D, his tomb became a place of spiritual centre of the Punjab. Even more, it was considered to be the gateway to India for the all the enters tics who, coming from Iran and Turkestan,

[5]In Oxford Advance Learner, s Dictionary -
[6] Shah, Sardar Iqbal Ali, Islamic Sufism,Ali Shah publishers , p20
[7]Abdul Qadir Jilani, Sheikh, Ghaniyatul Talibeen, Trjma ,S hams Siddiqu Barelvi, Progressive Books Urdu Bazar Lahore, p. 651
[8]Hajveri,Ali, Kashf al-Mahjub,Tarjma, Tufail Muhamma,Islamic Publication,Lahore,2002 p. 90

entered the plains of Northwestern India to continue their way into farther and farther areas with aim of spreading basic, simple teachings of mystically tinged Islam; love of God, love of the Prophetﷺ, and the love of one's fellow beings. Thus Khwaja Mu'inuddin Chishti, who arrived in the subcontinent about one century after Hujwairi's death, first paid a visit to his shrine in Lahore, seeking permission from saint's spirit to proceed further into Rajasthan, a province just conquered by the Muslims. He settled in Ajmer and Chishti Order which he Romanianize was to become the most successful mystical fraternity in India ".[9]

"جب ہجویریؒ کا 1072ء کے قریب انتقال ہوا تو ان کا مزار ایک زیارت گاہ اور پنجاب کا ایک روحانی مرکز بن گیا۔ حتی کہ یہ ان صوفیاء کے لیے ہندوستان کا راستہ تصور کیا جانے لگا جو ایران اور ترکستان سے آتے ہوئے شمال مغربی ہندوستان کے میدانوں میں داخل ہوئے تا کہ مزید اگلے علاقوں میں صوفیانہ رنگ والے اسلام کی بنیادی اور سادہ تعلیمات، محبتِ الٰہی، محبتِ رسول ﷺ اور دوسرے انسانوں میں محبت کو پھیلانے کے کام کو جاری رکھ سکیں، اس طرح خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ نے، جو برصغیر میں ہجویریؒ کے وصال کے قریباً ایک صدی بعد پہنچے، آگے راجستھان، ایک صوبہ جو مسلمانوں نے اسی وقت فتح کیا تھا، کی طرف بڑھنے سے قبل اس بزرگ کی روح سے اجازت لینے کی خاطر پہلے ان کے مزار پر لاہور میں حاضری دی۔ آپؒ نے اجمیر میں سکونت اختیار کی اور سلسلۂ چشتیہ جو انہوں نے وہاں سے منظم کیا، ہندوستان کا سب سے زیادہ کامیاب سلسلۂ طریقت بن گیا"۔[10]

تصوف کی تعریفات کا اگر جامع مفہوم بیان کیا جائے تو یہی نتیجہ سامنے آتا ہے کہ تصوف کو اخلاق سے تعبیر کیا گیا ہے ،مشائخ کے نزدیک تصوف کا مقصد یہ ہے کہ انسان خود اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرے اور دنیا کے دوسرے بسنے والوں کو مادی نجاستوں اور آلودگیوں سے پاک وصاف کرے ،اخلاقی شخصیت کی تعمیر کا کام سب سے زیادہ اہم لیکن

[9] Annemarie Schimmel, Poetic Vision of Lahore, Sang-e-Meel Publications, 2003, p:89

[10] Aminu din Ahmmad Dahlavi,Tazkirah Ali Hajwayri,Shay Adab,Lahore,1961 p. 11, 12

سب سے زیادہ مشکل کام تھا جو مشائخ نے "سنت نبوی ﷺ" سمجھ کر اپنے ذمہ لیا تھا، سچائی پر ان کا ایمان تھا اور وہی ان کی اصلاحی جدوجہد کا بنیادی تصور تھا۔ اخلاقی شخصیت کی تعمیر کا کام ان بنیادوں پر ترتیب دیا جاتا تھا، ایمان، نیک عمل، حق پر استقامت کی تلقین، صبر پر قائم رہنے کی ہدایت و نصیحت۔

عقائد کی اصلاح:

حضرت عثمانؒ علی ہجویری کی تعلیمات و شخصیت سے متاثر ہو کر بہت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور مسلمانو ں کے عقائد کی اصلاح پر توجہ دی، فرماتے ہیں کہ :

> وطہارت تن را آب مطلق باید ویآب ملوث ومستعمل نشاید وطہارت دل را توحید محض باید واعتقاد مختلط ومشوش نہ شاید ،پس ایں طائفہ پیوستہ بظاہر بہ طہارت باشند وبباطن بتوحید [11]

> بدن کی طہارت کے لئے پانی پاک ہونا چاہیئے، مستعمل نہیں ہونا چاہیئے ،دل کی طہارت کے لئے آب توحید کی ضرورت ہے جس میں اعتقاد مذبذب اور شکوک نہ ہوں ،چناچہ گروہ صوفیاء ہمیشہ طہارت کے پابند رہتے ہیں اور اپنا باطن توحید سے معمور رکھتے ہیں

برصغیر پاک وہند کے لوگ آج بھی اللہ اور رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں، معاشرتی، تہذیبی اور اخلاقی زندگی کو اپنی باعمل زندگی سے جو سبق دیتے تھے ،بدعمل اور بدی سے کنارہ کشی کے لئے جو وجوہ و علل ذہن نشین کرواتے تھے ،وہ تبلیغ و تعلیم ،وہ اعمال حسنہ اور زندگی گذارنے کے اصلاحی و اسلامی سانچے آج بھی انسانی تہذیب و بقا کی علامت اور ضمانت ہیں

> رکن اول از شریعت کتاب است چنانکہ گفت عز من قال فیہ ایات محکمات ھن ام الکتاب ودیگر سنت است ،چنانکہ گفت "وما اتکم الرسول فخووہ وما نہکم عنہ فانتہا"[12]

پہلا رکن شریعت میں کتاب اللہ ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے قرآن مجید میں آیات محکمات ہیں کہ وہ اصل کتاب ہیں اور دوسرا رکن سنت ہے جیسا کہ فرمایا: جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اس پر عمل کرو، اور

---

[11] Sheikh Ali Hajwiri, Kashf Al-Mahjub, Tarjma în urdu Hakeem Zaheer Ahmad, Punjabi Press, Lahore, 1968, p. 470
[12] Kashf al-Mahjub, p. 11

جس بات سے منع فرمایا ہے اس سے بچو "خواجہ فرید کی کافیاں بہت مقبول ہیں، ان میں آپ نے عشق الہیٰ کا درس دیا ہے بر صغیر کے لوگ آج بھی عشق الہیٰ سے سرشار ہیں۔

قرآن وسنت کے ساتھ تعلق:

اخلاق کا سر چشمہ قرآن اور اس کی عملی تفسیر نبی ﷺ ہیں۔ حضرت گیسو دراز قرآن کے ساتھ محبت کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

در کتب سلوک است کہ باید کہ مرد بجملہ خطابات قرآن خود را مخاطب داند [13]

کتب سلوک میں لکھا ہے کہ انسان کو چاہئیے کہ قرآن کے جملہ خطبات کا مخاطب خود کو سمجھے۔

شیخ عبدالقدوس گنگوہی فرمایا کرتے تھے کہ: "کوئی بھی ذکر تلاوت کلام پاک سے بہتر یا بلند نہیں [14]

شیخ نظام الدین اؤلیاذکر کے ذریعہ جلد منزل مقصود تک پہونچ جانے کو تسلیم کرتے تھے لیکن فرمایا کرتے تھے

ذاکر را وصول زودتر بو د ،اما خوف ہم بود فاما تالی را وصول دیر تر بود لیکن خوف زوال نبا شد [15]

ذکر خدا منزل کو آسان کر دیتا ہے اور اس کے دیرپا اثرات ہوتے ہیں اور ہر قسم کے خوف کو زائل کر دیتا ہے۔

عبادات الہیہ:

صوفیاء کرام نے عبادات کی ادائیگی و پابندی پر زور دیا نماز کے متعلق تاکید کی اور فرمایا:

بدانکہ نماز عبادتی است کہ از ابتدا تا انتہا را حق مریدان اندر آں پابند ومقامات شان اندراں کشف ---آمدن از بند مقامات[16]

[13]Syed Muhammad Akbar Husani,Malfouzat Hazrat Geesu Daraz, Jwama Al Kalam, Martaba, Tarjma Wahad Bakhs Sial,bazmy Ithad Muslimeen, Presa Lahor,1356H,P102

[14] Shaykh Abd al-Quddus Ganguhi, Maktobat Quddusi, Mataba Ahmadi, Delhi, S.N.

[15] Mubarak Alavi Mir Khurd, SarealAulia, Muttba Muhib Hind, Dehlawi, 1302 H. p. 446

[16] Kashf al-Mahjub, p. 329

نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ مرید ابتدا وانتہا اس سے راہ حق پاتا ہے اور نماز میں ہی اس کے مقامات کا کشف ہوتا ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ نماز کو اس طرح ادا کر جیسے کسی کو وداع کر رہا ہے یعنی اس نماز سے اپنے آپ کو اپنے نفس سے وداع کر رہے ہو بلکہ غیر حق کے جو کچھ بھی ہے اس کو بھی رخصت کر رہے ہو۔

باجھ حضوری نہیں منظوری توڑے پڑھن پے بانگ صلوتاں ہو
روزے نفل نماز گذارن توڑے جاگن ساریاں راتاں ہو 17

اس بیت میں جو پیغام ہے وہ برصغیر کے لوگوں کی زندگیوں میں بہت مثبت تبدیلیاں لایا، آپ نے اپنے تن کے ساتھ ساتھ من میں جھانکنے کا کہا سلطان باہو نہ صرف ظاہری عبادت ہی کو پسند نہیں کرتے بلکہ اپنی نفسانی خواہشات کو ختم کرنے پر زور دیتے ہیں:

دل دریا سمندروں ڈوہنگے کون دلاں دیاں جانے ہو
وچے بیڑے جھڑے وچے ونجھ مہانے ہو [18]

محبت الٰہی:

حضرت شیخ نظام الدین اولیاء ایک خط میں مولانا فخر الدین مروزی کو لکھتے ہیں کہ:

اتفاق اصحاب طریقیت وارباب حقیقت است کہ اہم مطلوب واعظم مقصود از خلقت بشر محبت رب العالمین است [19]

اصحاب طریقت اور ارباب حقیقت کا اس باب میں اتفاق ہے کہ انسان کی پیدائش کا اہم مطلوب اور بڑا مقصود رب العالمین کی محبت ہے.

خواجہ معین الدین چشتی نے لوگوں کے عقائد کی درستگی پر زور دیا، ادئیگی عبادات کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ معالات زندگی کی بھی اصلاح کی لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ فرائض ونوافل کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ

[17] Abiyaty Sultan Bahu, p. 28
[18] Balhe Shah Kilyat Lahore, publication ,Al-Faisal, Sun, p. 279
[19] Sir Al-Awalia, Urdu Science Board, Lahore, Sun, p. 455

اخلاق کی درستگی کی کتنی اہمیت ہے ؟لوگوں کو یہ تعلیم دیتے کہ کس طرح اچھے انسان بن سکتے ہو برا بننے سے اپنے آپ کو کیسے بچا سکتے ہو،اس حوالے سے آپ اپنے مریدین سے فرماتے ہیں کہ :

"نیک صحبت اختیار کرو،اس لئے کہ نیک صحبت اپنے اندر ایک اثر رکھتی ہے اگر برا شخص نیکوں کی صحبت اختیار کرے تو امید ہے کہ وہ نیک بن جائے گا اور نیک شخص اگر بروں کی صحبت میں بیٹھے گا تو بد ہو جائے گا،اور جس نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ صحبت سے حاصل کیا ہے اور اسے جو نعمت ملی ہے وہ اس کو نیکیوں کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔[20]

باطن کی اصلاح:

صوفیاء کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ نہ صرف ان کے ظاہری اعمال درست ہوں بلکہ وہ چاہتے تھے کہ جڑ سے ہی برائی کا خاتمہ ہو جائے،انسان کا دل برائی کی طرف راغب ہی نہ ہو کہ دل کی نجاست بدن کی نجاست سے زیادہ بری ہے۔ شیخ رکن الدین فرماتے تھے:

صحبت برده نوع است ،جنابت دل ست وجنابت تن وجنابت تن از صحبت بازن حاصل شود،جنابت دل بصحبت نا ہموار ،جنابت تن پاک باب شود ،اما جنابت دل باب دیده محوگرود۔[21]

"جنابت دو قسم کی ہوتی ہے،ایک جنابت دل کی،دوسری جنابت بدن کی،بدن کی جنابت وہ ہے جو کے صحبت کے بعد ہوتی ہے اور دل کی جنابت نالائقوں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے،بدن کی جنابت تو پانی سے پاک ہو جاتی ہے لیکن دل کی جنابت آنسوں سے دھوئی جاتی ہے۔"

اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے اخلاق سنوارنے اور ان کی سیرتیں بنانے میں صوفیاء کرام نے اہم کردار ادا کیا،چنانچہ اگر یہ کہا جائے کہ تصوف اعلیٰ اخلاق و کردار پیدا کرنے کی عظیم الشان تحریک تھی تو بے جا نہ ہو گا انہوں نے تصوف کو اخلاق سے ہی تعبیر کیا ہے۔

---

[20] Ibid.p147

[21] Dahlavi Abdul Haq Muhais,sheikh Akhbar Al-Akhbar,Tarjma Mulana Abdul Ahad,Mumtaz Akadmy,urdu Bazar,Lahor,SN, p. 64

التوبہ ان لا تنسی ذنبک توبہ بود کہ ھرگز گناہ کردہ را فراموش نلنی وپیوستہ اندر تشویر آن باشی تا اگرچہ عمل بسیار داری بداں معجب نگردی از آنچہ صحسرت کردار بدمقدم بود بر اعمال صالح وھرگز ایں کس معجب نشود کہ گناہ راہ فراموش نکند[22]

"توبہ یہ ہے کہ تائب اپنے کئے ہوئے گناہ کو نہ بھولے اور ہمیشہ اس پر پریشان رہے حتی کہ اگر اس کے عمل صالح زیادہ ہوں تو اس ہر گز غرور نہ کرے، اس لئے کہ برے کام پر افسوس کرنا اعمال صالح پر مقدم ہے اور جو شخص گناہ نہیں بھولتا وہ کبھی نیکیوں پر غرور نہیں کرتا"۔

التصوف هو الاخلاق الرضية التصوف هو الحرية والفتوه وترک التكلف والسخاء وبدل الدنيا[23]

"تصوف پسندیدہ اخلاق کا نام ہے تصوف آزادی جوانمردی، تکلفات کے چھوڑنے، سخاوت اور دنیا کو گزارنے کا نام ہے"

حسن اخلاق:

حسن اخلاق کے بارے میں بالعموم لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں کہ حسن اخلاق صرف خندہ پیشانی اور نرم و شیریں گفتگو کرنے کا نام ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، حسن اخلاق، حقوق العباد کو پورا کرنے، اللہ کے بندوں کی ہمدردی و خیر خواہی، مخلوق کی نفع رسانی، خود بھوکے اور پیاسے رہنا اور دوسروں کو پینے اور کھانے کو دینا اور معاشرے میں کم مرتبہ لوگوں کی عزت افزائی کرنا حسن اخلاق ہے۔

ليس التصوف رسوما ولا علوما ولكنه اخلاق[24]

تصوف رسوم اور علوم کا نام نہیں ہے بلکہ اخلاق کا نام ہے۔

التصوف حسن الخلق[25] تصوف خلق نیک کا نام ہے۔

[22] KashfaMahjob,p259
[23] Ibid.12
[24] Ibid.p 41
[25] Khair Majlis, p. 138, translation p. 96

"صوفیاء کے پاس سب سے بڑا ہتھیار یہی اخلاق تھا، یہی نرمی اور خود غرضی سے پاک مخلوق خدا سے محبت، سچی ہمدردی اور ہر ایک کے لئے دل سوزی اور غم خواری تھی، جس کے ذریعے وہ لوگوں کے دلوں کو مسخر اور متاثر کر گئے، ان کی خانقاہوں میں جو نادار، مصیبت زدہ انسان آتے تھے ان کی ڈھارس بندھتی تھی اور ان کے زخموں پر مرہم رکھا جاتا تھا"[26]

حضرت سلطان باہو کے عارفانہ کلام نے برصغیر کو لوگوں پر دوررس اثرات مرتب کئے ہیں آپ کی ابیات علم و عرفان اور دانش و حکمت کے انمول موتی ہیں:

"پڑھ پڑھ حافظ کرن تکبر ملاں کرن وڈیائی ہو گلیاں دے وچ پھرن نمانے بغل کتاباں چائی ہو"[27]

سلطان العارفین سلطان باہو نے لالچی اور دنیادار ملاؤں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا ہے، جو لوگ علم پر تکبر کرتے ہیں اور لوگوں کو کتابیں دکھا دکھا کر مرعوب کرتے ہیں، ابیاتِ باہو نے برصغیر کے لوگوں پر جو اثرات مرتب کئے ان میں توحید الٰہی، عشق حقیقی دنیا کی بے ثباتی اور شعور ذات بہت اہم ہیں۔ شیخ حمید الدین صوفی سوالی نے وصیت کی تھی

می باید کہ انچہ بالائی منبر بگوئی اول خود برآں کارکنی [28]

یہ چاہئے کہ منبر پر چڑھ کر جو کچھ کہو پہلے خود اس پر عمل کرو

صوفیاء کرام کا اخلاق بلند، ان کے دل پاکیزہ اور خلوص سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس لیے انہیں کسی کو دین اسلام کی طرف لانے کے لئے قوت کا استعمال نہیں کرنا پڑتا، وہ بس وعظ و نصیحت اور اپنے حسن اخلاق سے لوگوں کو دین کی طرف کھینچتے ہیں، بحیثیت مجموعی انسانوں پر اچھے اخلاق، خیر خواہی اور نرمی و محبت کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔

"حسن اخلاق صرف صاف ستھرا لباس پہننے کا نام نہیں، اچھی سوسائٹی میں بیٹھنے کا نام نہیں کوئی ملنے آئے تو اس کے احترام میں کھڑے ہونے کا نام نہیں، صرف خندہ پیشانی سے پیش آنے کا

---

[26] Muhammad Saadullah, Hafiz, Sufia și Hasan Akhlaq, Iqbal Publishing Company, Lahore, 1999, p.90

[27] Sultan Bahu, Abayat Chaudhary Muhammad Afzal Compiled Lahore, 1965, p. 30

[28] Sheikh Hameeduddin Sawali Naguri ki Munslikat aur Mukadimat(Kaleemi Nuskha)

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

نام نہیں، صرف شیریں گفتگو کا نام نہیں، بلکہ اخلاق حقوق العباد پورے کرنے اور خدمت خلق کا نام ہے، اخلاق سراپا ایثار اور قربانی کا نام ہے، اخلاق بندگان خدا کی ہمدردی و خیر خواہی کا نام ہے، مخلوق خدا کی نفع رسانی اور راحت رسانی کا نام ہے، زخمی دلوں پر مرہم کا نام ہے، معاشرے میں کم مرتبہ لوگوں کی عزت افزائی کا نام ہے، غربا، مساکین اور ہر ملنے والے کی دلجوئی، کسی کی دلشکنی نہ کرنے کا نام ہے، حلم و برداشت اور درگزر کا نام ہے"۔[29]

صوفیاء کرام نے محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں اپنی اصلاح اخلاق کی کاوشوں میں حسن اخلاق کو نمایاں اہمیت دی تبلیغ دین کے لئے ان کا نہایت موئثر ذریعہ ان کا اعلی اخلاق تھا، وہ صدق وصفا کے خوگر اور محبت واخوت کے مظہر تھے، عوام الناس سے طرز تخاطب نہایت لطیف اور دلنشین تھا۔

گر با عیبی وعیب نہ جوئی نیکی دربد باشی وبد نگوئی نیکی[30]

اگر تم عیب والے ہو اور دوسروں کے عیب نہیں ڈھونڈتے، تم نیک ہو اور اگر تم برے ہو اور دوسروں کو برا نہیں کہتے تو تم نیک ہو۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ اصلاح اخلاق کی تلقین کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"اگر گناہ اس قسم کے ہیں کہ جن کا تعلق اللہ کے حقوق کے ساتھ ہے جیسے کہ بے حیائی، شراب پینا اور سرور اور ملاہی کا سننا اور غیر محرم کی طرف بنظر شہوت دیکھنا اور بغیر وضو کے قرآن پاک کو ہاتھ لگانا اور بدعت پر اعتقاد رکھنا وغیرہ وغیرہ تو ان کی توبہ ندامت اور استغفار اور حسرت وافسوس اور بارگاہ الٰہی میں عذر خواہی کرنے سے ہے اور اگر فرائض میں سے کوئی فرض ترک ہو گیا تو توبہ میں اس کا ادا کرنا ضروری ہے اور اگر گناہ اس قسم کے ہیں جو بندوں پر مظالم اور ان کے حقوق سے تعلق رکھتے ہیں تو ان سے توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ بندوں کے حقوق ادا کئے جائیں اور ان سے معافی مانگیں اور ان پر احسان کریں

---

[29] Saad Ullah Hafiz,Sophia ur Hassan Akhlaq,Iqbal Publishing Compny ,Lahore,1999, 31, 32

[30] Sanjri Ameer Hassan Ela ,Fwaid ul fwaid(Malfozat-Hazrat NzaU Din Oulia)tarjma:Khwaja Hsssan Nzami,Alfaisal Naxran w Tajran,Kutab,Lahore2005 , p. 237

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

اور ان کے حق میں دعا مانگیں اور اگر مال اسباب والا شخص مر گیا تو اس کے لئے استغفار کریں اور اس کا مال اس کے وارثوں اور اولاد کو دے دیں اور اگر اس کے وارث معلوم نہ ہو تو مال و جنایت کے برابر صاحب مال اور اس شخص کی نیت کر کے جس کو ناحق اذیت دی ہو، فقیراء و مساکین پر صدقہ خیرات کر دیں، حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح شام توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے، جب انسان دس چیزوں کو اپنے اوپر فرض نہ کر لے کامل ورع حاصل نہیں ہوتا، زبان کو غیبت سے بچائے، بد ظنی سے بچائے، مسخرہ پن یعنی ہنسی ٹھٹھے سے پرہیز کرے، حرام سے آنکھ بند کرے، سچ بولے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کا احسان جانے تاکہ اس کا نفس مغرور نہ ہو، اپنا مال راہ حق میں خرچ کرے اور راہ باطل میں خرچ کرنے سے بچے اپنے نفس کی بلندی اور بڑائی نہ طلب کرے، نماز کی حفاظت کرے۔"۔[31]

مہمان نوازی:

صوفیاء کرام مہمان نوازی کی بہت زیادہ تاکید کرتے اور خود بھی بہت مہمان نواز تھے۔

"جب کوئی مسافر کسی کے پاس پہنچے تو اس کی عزت کرتے ہوئے اس کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے اور کمال محبت ادب اور احترام سے اس کا استقبال کرے، اور یوں سمجھے کہ حضرت ابراہیمؑ کے باعظمت مہمانوں میں سے ہے اور اس کے ساتھ وہی سلوک کرے جو انہوں نے اپنے مہمانوں کے ساتھ کیا تھا"۔[32]

اتصوف مبنی علی ثمان خصال :السخا ورضاء والفقر۔ اما اسخا فلا ابراھیم علیه السلام واما الرضا فلااسحاق علیه السلام واما الاشارة فلزکریا علیه السلام واما الضربة فیحییٰ علیه السلام واما لیس الصوف فلموسی علیه السلام واما السیاحته فلعیسی علیه السلام واما الفقر فل محمد المصطفیٰ ﷺ۔[33]

---

[31] Mujaded Alif Sani, Maktoobty Ammam Rabani ,Mtba Khas,Mrtazvi,Dehli,1290h 66,vol2,p405
[32] Kashf-al-Mahjob,p ,509
[33]Kashf-ul-Mahjob,p89

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

"تصوف کی بنیاد آٹھ خصائل پر ہے سخا، رضا اور صبر ،اشارہ غربت، لبس اصوف، سیاحت اور فقر ،یعنی حضرت ابرہیم علیہ السلام کی سی سخاوت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سی رضا حضرت ایوب علیہ السلام کا سا صبر ، حضرت زکریا علیہ السلام کی سی بشارت، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی غربت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لباسِ صوف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیاحت اور حضرت محمد ﷺ کا فقر "

اللہ رب العزت نے حضرت خواجہ اجمیرؒ کو دین کا وہ فہم دیا تھا جو لوگوں تک پہنچتا تو وہ بڑے والہانہ انداز میں دین کی تعلیمات کی طرف راغب ہو جاتے تعبیر دین کے ضمن میں اللہ نے آپؒ کو توفیق عطا فرمائی کہ اطاعت خالق اور خدمت خلق کو لازم وملزوم ٹھہراتے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خدمت خلق کو اطاعت الٰہی گردانتے ہوئے ارشاد فرمایا

"خدا کے نزدیک اس سے بہتر کوئی اطاعت نہیں ،پوچھا گیا وہ کونسی اطاعت ہے ؟فرمایا ,عاجزوں کی فریاد رسی حاجت مندوں کی حاجت برآری اور بھوکوں کو کھانا کھلانا اس سے بڑھ کر کوئی نیک کام نہیں ہے۔[34]

آپ فرماتے ہیں کہ درویشی اس بات کا نام ہے کہ جو شخص آئے، سلام کرنے کے بعد اس کے سامنے کھانا رکھنا چاہیے ،اور پھر حکایات اور باتوں میں مشغول ہوں،اس کے بعد یہ بات زبان مبارک پر آئی کہ "شروع کرو سلام سے پھر طعام ، پھر کلام اور اعلیٰ انسانی روایات اور اقدار کو معاشرے میں فروغ دو"۔[35]

اذیت رسانی کی ممانعت:

معاشرتی اصلاح کی سب سے زیادہ نمایاں بات یہ ہے کہ لوگوں کا وجود ایک دوسرے کے لیے نفع رساں ہو، کوئی کسی دوسرے کو خوامخواہ اذیت نہ دے اور کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے،اس لئے آپ زیر تربیت اور عام لوگوں کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ دوسروں کو ستایا نہ کرو دوسروں کو ستانا اور نقصان پہچانا گناہ ہے،اس لئے آپؒ فرماتے ہیں کہ اہل سلوک کے نزدیک دوسرے مسلمانوں کو بلاوجہ ستانا اور نقصان پہنچانا گناہ ہے اور رب العزت نے قرآن حکیم میں اس سے منع کیا گیا ہے۔اور رب العزت نے قرآن حکیم میں اس سے منع کیا ہے اور ارشاد فرمایا

---

[34]Ajmeery ,Khadam Hassan shah,Moun-Al-Arwah.P,139
[35] Muhammad Anwar Naeem, Dr., Services of Khwaja Ajmer in Social Reform, Maarif Auliya Magazine, Center for Awqaf and Religious Affairs Department, Punjab, jild,12, shumara2, 2014, p. 37,Fwaidul Fwaid ,P, 270،271

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا [36]

"اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دیتے ہیں بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ خطا کی تو بے شک انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے سر لے لیا۔"

دوسرے لوگوں کو ستانا، یہ عمل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کا باعث ہے اور اس ضمن میں آپ کی حکایت بھی بیان کرتے ہیں کہ :

کسی زمانے میں ایک بادشاہ نے اپنی رعایا پر ظلم وستم کا سلسلہ شروع کیا وہ بلا وجہ بندگان خدا کو ہلاک کرتا اور ان کو ستاتا تھا، ایک مدت کے بعد لوگوں نے اسے بغداد کی مسجد کے باہر کھڑے اس کے بال پراگندہ اور خاک آلودہ تھے، تمام شان وشوکت ختم ہو گئی تھی، ایک شخص نے اسے پہچان کر دریافت کیا تو وہی بادشاہ ہے جو لوگوں پر ظلم کیا کرتا تھا؟ وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا تو نے مجھے کیسے پہچانا؟ اس نے کہا میں نے تجھے نعمت اور دولت کی حالت میں دیکھا اور تو خدا کے بندوں کو معاف نہیں کرتا تھا، ظلم وتعدی کا سلسلہ دراز کیا کرتا تھا، اس نے کہا ہاں، ان ایام میں میں نے بلا وجہ لوگوں کو رنج پہنچایا تھا۔ مخلوق پر جو ظلم وستم کیے تھے ان کی سزا بھگت رہا ہوں"۔[37]

انسان دوستی کا سبق:

شیخ عبد الحق محدث دہلوی حضرت نظام الدین اولیاء کی انسان دوستی اور انسانوں سے محبت کے سلسلے میں ان کے خیالات بیان کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ آپ نے فرمایا ایک دفعہ مجھے خط دیا گیا جس میں لکھا تھا کہ جب تک اور جتنا ممکن ہو لوگوں کے دلوں کو آرام پہنچاؤ کیونکہ مسلمان کا دل حقیقت میں خدا کے ظہور کا

---

[36] Al-Ahzab 33:57

[37] Ajmaree ,Khadim,Hassan Shah,Moin al-Arwah,Asma publikations,Ajmeer shreef,Hindustan,SN p. 135

Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

قیام ہے ، قیمت کے بازار میں کوئی سامان اتنا مقبول نہ ہو گا جتنا دلوں کو آرام پہنچانا مقبول ہے"۔[38]

نہ صرف نصیحت کرتے بلکہ خود عملی نمونہ بھی پیش کرتے حضرت نظام الدین اولیاء سے حاضرین میں سے ایک نے ذکر کیا کہ بعض آدمی جناب والا کو منبر پر اور دوسرے موقعوں پر برا بھلا کہتے ہیں جو ہم سے سنا نہیں جاتا کہ آپ کی شان میں وہ لوگ اس قدر گستاخی کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

"میں نے سب کو معاف کر دیا، تم بھی معاف کر دو اس کے بعد فرمایا اگر دو آدمیوں کے درمیان رنجش ہو جائے تو اسے دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے باطن کو عداوت سے خالی کر لے تو دوسرے کی طرف سے بھی آزار کم ہو جائے گا"[39]

ایک موقع پر فرمایا کہ:

نفس است وقلب است ہر گاہ کہ کسے بنفس پیش آید واین کس می باید کہ بقلب پیش آید یعنی درنفس ہمہ خصومتست وغوغا و فتنہ ودر قلب سکوت ورجا ملا طفت پس چوں کسے بنفس پیش آید نفس مغلوب شود ،اما اگر کسے مقابلہ نفس ہم بنفس پیش آید پس خصومت وفتنہ را حد کجا است[40]

دو چیزیں ہیں ایک نفس دوسرا قلب ، جب کوئی نفس سے پیش آئے تو اس سے قلب سے پیش آنا چاہئیے ، یعنی نفس میں دشمنی ، غوغا اور فتنہ ہے اور قلب میں سکوت رضا اور نرمی ، پس جب کوئی نفس (دشمنی) سے پیش آئے تو قلب (نرمی) سے پیش آنا چاہئیے اس طرح نفس (مغلوب) ہو جائے گا۔

حضرت شاہ عالم نے اپنے مکتوبات میں ، اپنی تقاریر اور عمل سے لوگوں تک اپنی تعلیمات پہنچائیں اور اصلاح اخلاق پر توجہ دی:

---

[38]Abdul Haq Muhadis Dahlavi ,Akhba-rul-Akhuar,Tarjma,Mulana,Abdul ,AhadMumtaz Acadmy ,Urdu Bazar Lahore,SN,P153
[39] Fwaiad-Al-Fawad, p. 330
[40]Ibid p. 124

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

"عزیزو! خوب یاد رکھنا چاہیے کہ انسان دو چیزوں کا نام ہے: پہلی صورت اور دوسری صفت اور قابل تعریف صرف صفت ہے صورت کی کوئی قیمت نہیں۔اللہ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے اعمال اور دلوں کو دیکھتا ہے۔صفت کا ظہور حقیقی طور پر صرف آخرت میں ہوگا وہاں ہر صفت ایک ظاہری صورت میں نظر آئے گی کیونکہ آخرت ہی وہ مقام ہے جہاں ہر چیز کی حقیقت ظاہر لباس میں ملبوس کر دی جائے گی اور یہ صورتیں متلاشی نظر آئیں گی اور جس کی جو (بد)صورت ہو گی اسی صورت میں اس کو اٹھایا جائے گا"[41]

اس خطہ ارض میں قدم رنجہ فرمانے والے صوفیاء کرام نے اپنے اعلیٰ کردار کے ذریعے یہاں کے باسیوں کے دل موہ لیے اور وہ جوق در جوق اسلام کی دولت سے بہرہ ور ہونے لگے

"صوفیاء کرام نے برصغیر پاک و ہند کے ظلمت کدوں کو نور اسلام سے منور کیا اور اپنے قول و فعل سے نبی ﷺ کا اسوہ حسنہ لوگوں کے سامنے پیش کیا"۔[42]

برصغیر میں صوفیاء کرام نے رواداری، مساوات، خدمت خلق، عفو در گذر، شفقت، و ترحم اور دلجوئی کی اعلی مثالیں قائم کیں۔ان کے ذریعے وسیع پیمانے پر اسلام کی تبلیغ واشاعت ہوئی، نہ صرف مسلمانوں کی اصلاح و تربیت کا کام کیا بلکہ غیر مسلموں کی کثیر تعداد بھی ان کے حسن اخلاق و مساویانہ برتاؤ سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئی۔واحد بخش سیال خانقاہی نظام کو اشاعت اسلام کا بہت موثر ذریعہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

روحانی تربیت کا سلسلہ نبی ﷺ کے دور سے ہی چلا آرہا ہے، اور صوفیاء کرام کی خانقاہوں میں بھی اس (روحانی تربیت) کے عمل کو شروع جاری رکھا گیا اور اس شمع کو روشن کیا گیا ہے[43] "

ہندوستان میں صوفیاء کرام کی تبلیغی واصلاحی کاوشوں کا مرکز ان کی خانقاہیں تھیں، ان خانقاہوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، ان خانقاہوں میں جہاں بزرگان دین خود اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے، وہاں مریدوں کی کثیر تعداد موجود

---

[41]Mahfooz Ahmed, Dr., Hazrat Shah Rukn Alam, Maarif Auliya,Risala, MarkazyAwqaf -w-Mazhbi Amoor, Hkomaty Punjab,Jld. 10, shumara ,1, 2012, p. 66
[42]Saeed Akhtar, profesor, Anwar AuliyaAllah, Majid Book Depot,Lahore, P6
[43] Sial, Wahid Bukhsh, Islamic Sufism, Bazm-e-ittehad-ul-Muslimeen, Lahore,1990, p:261

ہوتی تھی جن کو وہ درس دیتے اور اسلام کی تبلیغ کرتے اس طرح آنے والے لوگوں کے دلوں کو اللہ کی یاد اور اس کی محبت سے آباد کیا۔

> "اسلام کے اخلاقی اور روحانی نظام کو زندہ کیا، صوفیاء نے تبلیغ دین اور تعمیر سیرت کا فریضہ سرانجام دیا، جابر اور ظالم حکمرانوں کے سامنے علی الاعلان کلمہ حق کہا، خلفاء وسلاطین کو بے راہ روی پر ٹوکا۔ صوفیاء کرام نے باطنی اصلاح و تربیت تزکیہ نفس اور عبادت پر زور دیا اور بتایا کہ اسلام صرف ملک گیری کا نام نہیں بلکہ یہ اصلاح و تربیت کا مکمل نظام ہے اور یہی وہ دین ہے جو انسانوں کو ارتقاء وروحانیت کا راستہ دکھاتا ہے، ملوکیت کے دور میں صوفیہ نے خشیت الٰہی کا درس دیا، سرمایہ داری اور ارتکاز دولت کے مقابلے میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت واضح کی"۔[44]

حضرت شاہ عبدالطیف بھٹائی سندھ کے اکابر اولیا میں سے ہیں، آپ نے سترھویں اور اٹھارویں صدی کے بہت سے انقلاب دیکھے بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے جب وفات پائی تو اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی یہ وہ زمانہ تھا جب مغلیہ سلطنت کے عروج کا آفتاب زوال پذیر ہو رہا تھا یہی وہ زمانہ تھا جب ایک طرف سیاسی نظام متزلزل ہو رہا تھا تو دوسری طرف اخلاقی قدروں کی گرفت ڈھیلی پڑ رہی تھی، فکر و عمل واخلاق و کردار کا قوام بگڑ چکا تھا معاشرہ اخلاقی تنزل کا شکار ہو چکا تھا۔ یہ وہ ماحول تھا جس نے آپؒ کے حساس دل کو متاثر کیا:

> "آپؒ کی ساری زندگی کی جدوجہد کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ انسانوں کے رشتے کو خدا سے جوڑا جائے اور نبی ﷺ کی محبت سے گرمایا جائے، تبلیغ کے سلسلوں میں آپ کئی کئی میل پیدل سفر کرتے اور راستے میں جتنے گاؤں آتے، قافلے ملتے یا کوئی شخص ملتا اس کو دین کی دعوت دیتے تھے"۔[45]

---

[44] Chishti, Yusuf Salim, profesor, Istoria sufismului, Acadmi Ulama, Departamentul Awqaf, Punjab, Lahore, 1976, p. 1400
[45] Iqbal Ahmad, Sindh -ky-Awlia, City Point, Karachi, 2006, p. 22

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

ہمدردی اور خیر خواہی:

برصغیر میں صوفیاء کرام کی تبلیغی مہمات میں ہر انسان سے بے پناہ ہمدردی اور خیر خواہی کے انوار چمکتے نظر آتے ہیں خواجہ نظام الدین اولیاء کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ بغیر تحقیق کیے بیعت کے سلسلے میں داخل کر لیتے ہیں، آپ سے اس بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی چند وجوہات ہیں:

> "ایک یہ کہ میں سنتا ہوں کہ بہت سے لوگ میری بیعت میں داخل ہونے سے معصیت اور گناہ سے باز رہتے ہیں، نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور نوافل میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر میں پہلے ہی سے ارادات کے شروط وقیود ان سے بیان کروں اور ان شرائط کے بجالانے پر مجبور کروں، نیز خرقہ توبہ اور خرقہ تبرک جو ارادات کے قائم مقام ہیں نہ دوں تو اس قدر بھلائیاں جو ان سے ظہور میں آتی ہیں وہ ان سے محروم و بے نصیب رہیں دوسرا یہ کہ مجھے شیخ سے اس بات کی اجازت ہے کہ بغیر کسی سفارش یا التماس یا وسیلہ کے بدون کسی تفتیش و کرید کے لوگوں سے بیعت لوں اور جب میں دیکھتا ہوں کہ ایک مسلمان آدمی عجز و اضطراب اور مسکنت و بے چارگی کے ساتھ میرے پاس آتا ہے، بصد الحاح کہتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں تو مجھے اس سے بیعت لینے میں کون سی چیز مانع ہو سکتی ہے؟"۔[46]

حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی چاہتے تھے کہ مسلمان رسول عربی ﷺ کے آئینہ میں اپنے اخلاق وعادات کو سنواریں، ان کا عقیدہ تھا کہ اچھے فضائل اور عادات اطاعت رسول ﷺ سے ہی پیدا ہوتے ہیں، انہوں نے ہمیشہ اسی جدوجہد میں وقت گذارہ کہ عوام کے اعمال درست کیے جائیں، فرمایا کرتے تھے کہ "اس زمانہ میں آدمی بہت ہیں لیکن آدمیت نہیں، ملفوظات "نافع السالکین" میں جگہ جگہ بری صحت، غیبت غرور، عیب جوئی، شراب خوری اور رشوت خوری سے بچنے کی ہدایت کی ہے اور بار بار ادب، مہمان نوازی، نیکی، عجز وانکسار اور ایمانداری کا درس دیا ہے تاکہ وہ لوگ اخلاق کے اعلیٰ مرتبے کو پا سکیں، مولانا الیاس دہلوی نے ہدایت کرتے ہیں کہ یاد رکھو مسلمانوں کی برائیوں کا

[46]Sophia-sy-Husany Akhlaq, pp. 89, 90

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

انسداد ان کی برائی بیان کرنے سے نہیں ہو سکتا، بلکہ چاہئیے کہ ان میں سے جو ایک آدھ بھی اچھائی موجود ہے اس کی تکثیر کی جائے، برائیاں خود بخود دور ہو جائیں گی[47]

ایک دن حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کہیں سے پاپیادہ تشریف لا رہے تھے، راستے میں ایک عورت کو دیکھا کہ جمنا کے کنارے ایک کنوئیں سے پانی بھر رہی ہے، آپ نے پوچھا دریائے کا جمنا پانی کیوں نہیں بھرتی؟ اس نے کہا کہ حضور میرا گھر والا بڑا غریب ہے ہمارا خرچ مشکل سے پورا ہوتا ہے اور جمنا کا پانی بھوک بہت لگاتا ہے، آپ یہ سن کر بے چین ہو گئے آنکھوں میں آنسوں لئے اپنی خانقاہ میں آئے اور خادم کو بلایا اور فرمایا:

> دیکھو غیاث پور میں فلاں عورت ہے اس کے گھر کا پتہ پوچھ کر بتاو اور اس سے معلوم کر و کر کے ماہانہ دیا کرو، اسے کہہ دینا کہ آج سے وہ دریائے جمنا کا پانی پیا کرے آپ فرمایا کرتے تھے کہ نیکی دو طرح کی ہوتی ہے، ایک وہ جس کا نفع صرف کرنے والے کی ذات کو پہنچے اور وہ نماز، روزہ حج اور تسبیح ہے دوسری نیکی وہ ہے جس کا فائدہ دوسروں کو پہنچے اور وہ ہے محبت شفقت، اتفاق واتحاد اور دوسروں کے حق میں مہربانی کرنا ہے، فرماتے ہیں کہ اس کا ثواب بے حساب ہے۔"[48]

امانت ودیانت:

حضرت بہاوالدین ذکریا نے لوگوں میں امانت ودیانت کا شعور پیدا کرنے کی بھرپور کشش

حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی نے دعوت حق و تبلیغ دین کے لئے مبلغین اور داعی تیار کئے، پرجوش نوجوان، جہاں دیدہ بزرگ، علاقوں کے رسم ورواج، زبان وثقافت سے کماحقہ واقف ہوتے، انہیں تجارت کے لئے مختلف علاقوں کی طرف روانہ کیا جاتا، اخلاق وعادات میں پاکیزہ اسلامی عبادات وریاضات سے عبارت مسجع یہ داعی جہاں بھی جاتے غیر مسلموں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے

---

[47] Abul Hasan Ali Nadwi, Hazrat Maulana Ilyas și chemarea sa religioasă, Darul Isha'at Karachi, S.N., p. 155

[48]Hussaini, Muhammad Akbar, Jameed Al-Kalam, (Malfuzat Syed Muhammad Nawaz Gasudaraz) Traducere, Kapitan Wahid Bakhsh Sial Bazm Ittehad Al-Muslimeen Lahore 1356 AH, p. 102

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

''انہیں آپ کی ہدایت تھی کہ سامان جائز اور کم نفع پر فروخت کریں، ناقص اشیاء فروخت نہ کریں، لین دین میں خالصتا اسلامی قدروں کی پابندی کریں خریداروں سے خوش مزاجی اور خندہ پیشانی سے پیش آئیں، اعتاد میں لئے بغیر اسلام کی دعوت نہ دیں، احسن طریقے سے دین اسلام کی تبلیغ کریں، اصلاح کا اور دعوت کا یہ موثر نظام تھا۔ حضرت نظام الدین اولیاء کے احوال میں مذکور ہے کہ آپ کی برکت سے عوام الناس کا رجحان دینداری کی طرف بڑھ گیا آپ کے اثر مرید دو تہائی یا تین تہائی یا تین چوتھائی رات تمام سال قیام الیل میں گذارتے، عام لوگوں کی زبان پر بھی شراب، فسق وفجور، قمار بازی اور فحش حرکات کا ذکر نہ آتا دوکان داروں میں جھوٹ، کم تولنا، مکاری، دغا بازی، دھوکا دہی اور نادانوں کا روپیہ مار لینا قطع ختم ہو گئے تھے"۔49

عفو و در گذر:

انسان خدمت خلق کے ضمن میں اپنا مقصد زندگی بنالے دنیا جفا کرے اور وہ وفا کرے، دنیا تکلیف پہنچائے تو وہ راحت کا سامان بن جائے، لوگ اس کو برا کہیں تو ابرو پر شکن نہ آئے فرمایا کہ :

اگر میان دو کس آزارے باشد سبیل آنست کہ این کس از طرف خودرو نہ خود صاف کند ،چوں این کس درونہ خود از عداوت پاک کند ،البتہ از جانب اوہم آزار کم شود 50

اگر دو آدمیوں میں جھگڑا اور رنجش ہو تو طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنا دل صاف کرلے، جب کہ ایک شخص اپنا باطن عداوت سے پاک کرلے گا تو دوسرے کی طرف سے بھی آزار کم ہو جائے گا۔

امیر خورد "سیر الاولیا میں خواجہ نظام الدین اولیاء کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ "ایک دفعہ آپ کے چند معتقدین مل کر سلطان المشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہر ایک نے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے مختلف قسم کی مٹھائیاں

---

49 Muhammad Nafees,Dr ,Multan aur Sisla Sahrwadia ,Al Faisal,Nashran or Tajran Kootab Lahore,P 103,104

50 Ammer Khurd ,Seer -ul -Awaliya, tarjma ,IjazalHaq qadosi,urdu science Board,Lahore,1986,p. 555

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

خریدیں،ان میں ایک دانش مند بھی تھا،اس نے پوچھا کہ کیا یہ مختلف مٹھائیاں یکجا پیش کروگے ؟انہوں نے کہاہاں ،اس نے تھوڑی سی خاک راستے میں سے اٹھائی اور ایک کاغذ میں لپیٹ لی،جب یہ سلطان المشائخ کے پاس پہنچے تو ہر ایک نے اپنا تحفہ آپ کے سامنے رکھا اور اس دانش مند نے بھی وہ پڑیا سامنے رکھی،آپ کے خادم خاص نے وہ تحفے اٹھانا شروع کیے خادم نے وہ پڑیا اٹھانی چاہی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ :

"اس پڑیا کو یہاں رہنے دو یہ خاص ہماری آنکھوں کا سرمہ ہے،وہ دانش مند فوراتائب ہوا آپ نے اسے خلعت خاص سے سرفراز کیا اور فرمایا:اگر وظیفے یا روٹی کی ضرورت ہو تو ہم سے کہو ۔" 51

اس حسن سلوک کی بدولت وہ شخص اپنی حرکت پر نادم ہوا اور اپنے رویے کو مثبت رکھنے کا وعدہ کیا اور پھر نیکی اور بھلائی پر قائم رہا۔خانقاہوں کی تعلیم وتربیت کا بنیادی مقصد ہی معاشرے کے تمام افراد کو آپس میں مل جل کر رہنے کی ترغیب دینا اور عالم اسلام کو وحدت اور یگانگت کی لڑی میں پرونا تھا،خواجہ نظام الدین اؤلیا فرماتے ہیں کہ :

بدیگرے منفعت رسد واگر اور امضرت رسانندا ومکافات نکند وتحمل کند وحلم ورزدایں کار صدیقا نست 52

"بہتر وہ ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچتا ہے اگر لوگ اسے مضرت پہنچاتے ہیں تو وہ اس کی پاداش ومکافات کا خیال نہیں کرتا بلکہ تحمل کرتا ہے اور (دوسروں سے پہنچنے والی) تکلیفوں کو سہتا ہے یہ کام صدیقوں والا ہے"

خدمت خلق:

اسلام مخلوق خدا کی خدمت کرنے،ان کے ساتھ شفقت سے پیش آنے اور ان سے ہمدردی وخیر خواہی کرنے پر بڑا زور دیتا ہے،دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے یہ صرف چند عبادات کو بجالانے کا نام نہیں،بلکہ عبادات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اخلاقیات،معاملات اور معاشرت کے متعلق بھی ایک مکمل نظام رکھتا ہے اور ان پر عمل پیرا ہونے کا درس دیتا ہے،اس بات میں کوئی شک نہیں کہ عبادات اطاعت الٰہی کا نام ہے اور اطاعت الٰہی میں حقوق العباد کی زیادہ اہمیت

---

51 Seer -ul-Aualiya ,p. 629, 630
52 Fawid al-Fawad, p. 91

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

ہے، لہذا صوفیاء نے حقوق العباد کا بہت خیال رکھا ہے اگر ان کے ملفوظات کا گہری نظر سے مطالعہ کریں تو ایسی بہت ساری مثالیں مل جائیں گی کہ انہوں نے عام انسانوں، فقیروں اور مسکینوں کے دکھ درد کو بانٹا ہے۔

"شیخ برہان الدین اپنے معتقدین کو تلقین فرمایا کرتے تھے، کہ وہ لوگوں کی راحت رسانی میں کوشاں رہیں، دیکھو ایک درخت خود دھوپ میں کھڑا رہتا ہے، لیکن دوسروں کو سایہ دیتا ہے لکڑی جلتی ہے لیکن اوروں کو آرام پہنچاتی ہے اسی طرح انسان خود تکلیف اٹھائے اور اپنی تکلیف کا خیال نہ کرے لیکن دوسروں کو فائدہ پہنچائے"۔[53]

خانقاہوں میں معاشی مسائل کے باوجود دن رات لنگر جاری رہتا ہدیے میں کپڑا آتا تو بانٹ دیا جاتا، نذرانے میں اشرفیاں آتیں تو تقسیم کر دی جاتیں، وہاں پر مسافروں کے قیام وبعام کا بھی انتظام ہوتا، تھکے ماندے مسافر جو دور دراز کا سفر کر کے ان خانقاہوں میں قیام کرتے تو ان کے روحانی اور جسمانی آرام کا مکمل انتظام ہوتا۔ عاجزوں کی دستگیری اور حاجت مندوں کی ضروریات کو پورا کرنا صوفیاء کے نزدیک بڑی اہمیت رکھتا ہے

"ایک صوفی کا قول ہے کہ اللہ کے پاس پہنچنے کی راہیں تو بہت ہیں لیکن سب سے نزدیک راہ دلوں کو راحت پہنچانا ہے"۔[54]

فیاضی و سخاوت:

دین اسلام میں سخاوت و فیاضی کو بہت اہمیت حاصل ہے، صوفیاء کرام نے اس خوبی کا ہمیشہ اہتمام کیا، صبح شام ان کی خانقاہوں پر غریبوں اور مسکینوں کے لئے کھانا پکتا رہتا، جو مال واسباب آتا اس کو اسی وقت اللہ کے بندوں پر خرچ کر دیا جاتا۔ حضرت فریدالدین کی خانقاہ کے دروازے بھی نصف شب تک کھلے رہتے تھے

"ہیچ کس بخدمت ایشاں نیامدے کہ اور اچیزے نصیب نہ کردے "[55]

کوئی بھی ان کی خدمت میں ایسا نہ آتا جسے وہ کوئی چیز عطا نہ کرتے

---

[53] Sbah uldin Abdu Rahman ,Bizm-e- Sophia,Darul musnfin Shibly Academy,Azam Garh,2011,p. 285
[54]Bizm-e- Sufis, 371
[55] Fwaidul fwaiyed p125

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

مثالی کردار:

اگر دین حق کے داعی کے قول و فعل میں تضاد ہو،اس کا عمل اس کے قول کی تصدیق نہ کر رہا ہو دوسرے لفظوں میں وہ اپنی دعوت کا اولین مخاطب اپنی ذات کو سمجھے ،صوفیاء بر صغیر نے اپنی دعوت کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے مثالی کردار سے خوب مدد لی پیر کرم شاہ الازھری لکھتے ہیں:

> "یہ ہستیاں (صوفیاء کرام)اپنے ساتھ دولت کے خزانے نہیں لائی تھیں۔لشکر جرار ان کے ہمرکاب نہ تھے ،فن مناظر میں مہارت کا انہیں دعوی نہ تھا۔ان کے پاس اپنی زندگی کی کھلی کتاب تھی ،جس کی ہر سطر سے نور عرفان کے چشمے ابل رہے تھے ،ان کے پاس اپنی دلربا سیرت اور بے داغ کردار تھا۔جو پکار پکار کر اسلام کی حقانیت کی گواہی دے رہا تھا،ان کی صداقت کی دلیل ان کے نورانی چہرے تھے جو مہر درخشاں کو سرشار کر رہے تھے "۔[56]

کیونکہ عمل میں ایک جاذبیت ہے اور اس کا اثر زیادہ گہرا اور زیادہ پائیدار ہوتا ہے-

> "صوفیاء کرام نے اپنی خانقاہوں کا تربیتی نظام اس اصول کے تحت بنایا کہ عوام کو اخلاقی درس کتابوں سے نہیں "عمل "سے دیا جائے ،چناچہ علماء جو کچھ زبان سے کہتے ہیں مشائخ اسی کو عمل کر کے دیکھاتے ہیں یعنی پند و نصیحت لسان حال سے موئثر ہوتی ہے نہ ہو تو لسان قال سے کچھ نہیں ہوتا۔[57]

حکمت تبلیغ:

صوفی ابراہیم قصوری،میاں شیر محمد شر قپوری کے طریقہ تبلیغ کے بارے میں لکھتے ہیں آپ تبلیغ مختلف صورتوں میں فرمایا کرتے تھے ،عوام کو موٹی موٹی مثالیں دے کر سمجھایا کرتے اور خواص کو ان کی سمجھ کے مطابق بیان کرتے تھے۔علماء کو قرآن وحدیث سے تبلیغ فرماتے اور غیر مسلموں کو ان کے بزرگوں کے حالات سنا کر تبلیغ فرماتے ،جو علم دنیوی سے واقف ہوتے آپ انہیں دریافت کرتے کہ :

---

[56] Al-Azhari, Muhammad Karam Shah, Peer, The Kashf Al-Mahjub, (urdu) Zia-ul-Qur'an Publications, Lahore.
[57] Farooqi, Nisar Ahmad, Dr. Chishti Taleemat or Asry Hazar, Zia-ul-Qurn Publications, Lahore, 1986, p.20

Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

> تم علم طبیعات پڑھے ہوئے ہو؟ وہ عرض کرتے کہ حضور پڑھے ہوئے ہیں، آپ فرماتے تمہارا امتحان تو بڑا کامل ہو گا کیونکہ سب چیزوں کی تاثیر سے آپ واقف ہیں اگر کوئی علما کی جماعت آجاتی تو آپ قران مجید پکڑ کر لاتے اور انہیں قرآن مجید کی آیاتیں دکھاتے، جو ذکر کے متعلق ہوتیں، انہیں دکھاتے اور فرماتے فقیر اور صوفی لوگ کیا بتلائیں گے، قرآن شریف میں جابجا ذکر کی خداوند کریم نے آیتیں نازل فرمائی ہیں اور آیات پڑھ پڑھ کر سناتے اور توجہ ذکر کی طرف دلاتے اور فرماتے علماء اور فقراء کو چاہیے کہ حق کی بات کہنے سے خوف نہ کریں بعض علماء کو سختی سے سمجھاتے اور فرماتے تم نے تو دین کو کھیل بنا چھوڑا ہے، جس وقت کوئی خاص الخاص شخص آتا تو ان کو خاص طرح کی توجہ سے سمجھاتے"۔[58]

صوفیاء کرام لوگوں کو ہمیشہ اخلاقیات کا درس دیا کرتے تھے شریف احمد شرافت نوشاہی حضرت میاں صاحب شرقپوری کی ایک محفل کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں کہ : "

> "ایک شخص جو گاؤں کا امام مسجد تھا، نصیحت کا خواستگار ہوا، آپ نے فرمایا نماز کا ترجمہ یاد کرو اور سوچ سمجھ کر نماز پڑھا کرو اور فقہ کی کتابیں "روشن دل"، "نجات المؤمنین "اور پکی روٹی وغیرہ کے مسائل کو ازبر کرو، پھر اس سے پوچھا تمھارے والدین زندہ ہیں، اس نے کہا کہ والدہ زندہ ہے، آپ نے فرمایا: ادب سے کہو کہ والدہ زندہ ہیں، تم والدہ کی خدمت دل سے کرو ان کی تعظیم کا خیال رکھا کرو، تمھاری عبادت گھر میں ہی ہے، تمھیں کسی دوسرے کے پاس جانے کی کیا حاجت ہے؟[59]

الغرض انہوں نے اپنے حسن اخلاق عفو و درگذر، شفقت و رحمت، ہمدردی و خیر خواہی، مثالی کردار کرامات اور دیگر اوصاف حمیدہ کے ذریعے پاک و ہند کے باشندوں کو خوب متاثر کیا۔

---

[58] Kasuri, Muhammad Ibrahim, Sufi, Khazeena Marifat, progress Books, Lahore, 1986, p. 227, 228
[59] Nowshahi, Sharif Ahmad Sharaft, Syed, Kalamaty Qudsiyya, Mrffaty Nowshahi, Azmia, Piran Mandi, Muridke, 1392 H, p. 11

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

رواداری:

صوفیاء کرام کے دروازے چھوٹے بڑے ،امیر غریب ، مسلم اور غیر مسلم سب کے لئے کھلے رکھے ،اور سب سے مساویانہ سلوک کیا،یہی وجہ ہے کہ بہت سے غیر مسلم خانقاہوں میں ان کے مساویانہ اور روادارانہ سلوک سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے ،انہوں نے اپنے آپ کو فقط اشاعت اسلام کے لئے وقف نہ رکھا تھا بلکہ ان کے دروازے ہر ایک کے لئے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان ،امیر ہو یا غریب کھلے تھے ،انہیں انسانی عظمت ، مساوات ،احترام آدمیت اور ہمدردی و خیر خواہی کا پیغام ربانی دیا تو وہ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے ہونے لگے اور ہندوں کے ساتھ شگفتہ تعلقات کا اصول اپنایا گیا۔

> "صوفیاء نے اپنے آپ کو فقط غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کے لئے وقف نہ تھا، بلکہ ان کے دروازے ہر ایک کے لئے ،خواہ مسلمان ہو یا ہندو ہو ،امیر ہو یا غریب کھلے تھے ،ان کا کام ہر ایک میں بلا تفریق رشد وہدایت تھا"60

> "حضرت قبلہ خواجہ تونسوی فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے سلسلے کا اصول ہے کہ مسلمانوں اور ہندوں دونوں سے صلح رکھنی چاہیے"61

ان کا ایمان تھا وہ مہر و محبت ، خلوص و مروت ہمدردی و رواداری کے ساتھ انسانی قلوب کو ایک رشتہ میں پرونے کی کوشش کریں تاکہ انسانوں کے اندر سے اختلافات کم ہوں دیگر ادیان کے لوگ بھی حسن سلوک کی بناپر دین اسلام کی طرف مائل ہوں۔

تزکیہ نفس اور باطنی اصلاح:

عوام الناس کے قلوب کو اس حد تک مسخر کیا کہ ان کی ظاہری و باطنی اصلاح اور تزکیہ نفس کا وسیع پیمانے پر اہتمام ہوا ، شیخ نظام الدین اولیاء کے الفاظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں آپ فرماتے ہیں:

---

60 Sheikh Muhammad Akram, Ab-e- Kausar, Feroz Sons,Lahore,1952 ,p. 190
61 Muhammad Hussain ALalhi, Nafi al-Salkeen (Malfuzat Khawaja Sulaiman Tunsvi), publication Shuaa -eAdab, Lahore, S.N., p. 110

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

ترک دنیا آں نیست کہ کسے خود را برہنہ کند مثلا لنگوتہ بہ بندہ د وبنشید ترک دنیا آں است کہ لباسن پوشیدہ وطعام بخورا و،وانچہ می رسد واہدار وبجمع اومیل نکندہ ،وخاطر رامتعلق چیزے ندارد ،ترک دنیا است [62]

ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ کوئی اپنے آپ کو برہنہ کر کے لنگوٹی باندھ کر بیٹھ جائے بلکہ ترک دنیا یہ ہے کہ لباس بھی پہنے اور کھائے بھی اور حلال کی جو چیز پہنچے اسے روا رکھے، لیکن اس کو جمع کرنے کی طرف رغبت نہ کرے اور دل اس سے نہ لگائے، ترک دنیا یہی ہے

اگر باطنی اصلاح و تربیت، تزکیہ نفس اور عبادت پر توجہ نہ دلاتے تو محض ایک سیاسی پروگرام بن کر رہ جاتا، سیاسی ہنگامہ آرائیوں کے زمانے میں ان بزرگوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیکھایا کہ اسلام صرف ملک اور ملک گیری کا نام نہیں بلکہ اصلاح و تربیت کا ایک ایسا مکمل نظام ہے جو انسان کو ارتقائے روحانی کا راستہ دکھاتا ہے۔

گناہوں پر ندامت:

حضرت علی ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ توبہ کے اوصاف صحت میں مشائخ کرامؒ کی مختلف آراہیں:

التوبہ ان لا تنسی ذنبک توبہ بود کہ ھرگز گناہ کردہ را فراموش نلنی وپیوستہ اندر تشویر آن باشی تا اگرچہ عمل بسیار داری بداں معجب نگردی از آنچہ صحسرت کردار بدمقدم بود بر اعمال صالح وھرگز ایں کس معجب نشود کہ گناہ راہ فراموش نکند۔[63]

"توبہ یہ ہے کہ تائب اپنے کئے ہوئے گناہ کو نہ بھولے اور ہمیشہ اس پر پریشان رہے حتی کہ اگر اس کے عمل صالح زیادہ ہوں تو اس پر غرور نہ کرے ،اس لئے کہ برے کام پر افسوس کرنا اعمال صالح پر مقدم ہے اور جو شخص گناہ نہیں بھولتا وہ کبھی نیکیوں پر غرور نہیں کرتا"۔

حضرت علی ہجویری لکھتے ہیں:

کسی ازیک گناہ توبہ کند وگناھان دیگر میکند خدائی تعلی بدانچہ وی ازان یک گناہ باز بودست اور اثوب دھد وباشد کہ ببرکت آن از گناھان دیگر شباز آرد۔[64]

---

[62] Ibid .p9
[63] Kashf al-Mahjub.p159
[64] Kashf al-Mahjub.p54

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

اگر کوئی شخص ایک گناہ سے توبہ کر کے دوسرا گناہ (بلاارادہ) کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کو اس توبہ کا ثواب دیتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ اس کی توبہ کی برکت سے دوسرے گناہوں کی بھی معافی مل جائے۔

کثرت کلام سے اجتناب:

جب انسان محو کلام ہوتا ہے تو اس کی لذت سے اس قدر بے قدر اور بے اختیار ہو جاتا ہے کہ لاشعوری طور پر اس کی زبان سے ایسے کلمے ادا ہو جاتے ہیں جن میں ریاکاری، خود فریبی، ستائش نفسی، غیبت و چغلخوری، تکبر ورعونت، پر تکلف کلام، مرصع و مسجع جملے اور ردیف و قافیہ کے استعمال سے کسی بھی امر مذمومہ کا عنصر پیدا ہو سکتا ہے جب اللہ تعالی دلوں کا راز دان ہے تو پھر کلام کیونکر خاموشی سے افضل ہو سکتا ہے سید علی ہجویری لکھتے ہیں:

"اگرچہ کلام کرنا انسان کا حق ہے، زبان ہونا بڑی زبردست نعمت ہے لیکن اس کی ذمہ داری کی آفت بھی بڑی ہے"۔[65]

صوفیاء کرام انسانیت کے لئے خیر خواہی، اعلی اخلاقی اقدار کا مظاہرہ اور اللہ کی رضا کے مخلصانہ جذبوں کی قوت کے ذریعے سے عوام الناس کو اپنی طرف بلاتے اور دائرہ اسلام میں داخل کرتے چلے گئے فقیروں مسکینوں کی دادرسی کرتے تھے، یہی صوفیاء کرام کا عظیم کارنامہ تھا، انہوں نے عامتہ الناس کی اصلاح اور تزکیہ نفس کا فریضہ سرانجام دیا

صحبت صالح:

انسان کی اصلاح و تربیت میں صحبت کا بہت اہم کردار ہوتا ہے اگر ماحول میں مناسب ردوبدل کر دیا جائے تو انسان کی بہت کی خرابیوں کی اصلاح کی جاسکتی شیخ نظام الدین اولیاء فرماتے ہی کہ

صحبت را اثر قلیست[66] اچھی صحبت بات سے زیادہ پر اثر ہے

صوفیاء کرام کی کاوشوں کی بدولت اشاعت اسلام کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہوا جس کی وجہ سے ہندوستانی معاشرے سے کفر و شرک کے بادل چھٹ گئے اور تصور توحید و رسالت مساوات اور تکریم انسانیت کے زریں اصولوں سے متاثر ہو کر لاکھوں غیر مسلم نے ان کے دست حق پر اسلام قبول کیا نیز لاکھوں مسلمانوں کی اصلاح ہوئی۔

[65]Kashf al-Mahjub ،p55

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

" ہندوستان میں مسلمانوں کے دور کا باضابطہ آغاز صوفیاء کرام ہی کی آمد سے ہی ہوا" اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہند میں مسلمانوں کی قابل لحاظ تعداد نے انہی کے ہاتھوں اسلام قبول کیا اور ہندوستان کے بہت سے علاقوں میں انہی بزرگوں نے دین کی روشنی پھیلائی"۔[67]

پروفیسر ٹی ڈبلیو۔آرنلڈ(T,w,Arnald)اپنی کتاب"The Preaching Of Islam"میں لکھتے ہیں:

Among the millions of Indian Muslims there are vast numbers of converts or descendants of converts, in whose conversion force played no part and the only influences at work were the teaching and persuasion of peaceful missionary[68]

لاکھوں ہندوستانی مسلمانوں نے تبدیلی مذہب کے لئے یہاں کے لوگوں کو مجبور نہیں کیا بلکہ مسلمان صوفیاء کرام کی تعلیمات اور پرامن دعوتی سرگرمیوں نے اہم کردار ادا کیا اور اس سے (مقامی لوگ) متاثر ہوئے۔

"حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی تبلیغی کاوشوں کا عرصہ پچاس برس ہے، ہندوستان میں تبلیغی نظام کی بنیاد رکھی یہاں پر آپ کی آمد کا مقصد ہی یہ تھا کہ اللہ کے دین کو اس ملک میں پھیلائیں، اسی وجہ سے آپ نے اجمیر کو مستقر بنایا جو سیاسی اور مذہبی لحاظ سے اس وقت ساری دنیا ہنود کا مرکز تھا، کفر وشرک کے اس مرکز میں چند سالوں کے اندر اندر حضرت کی تبلیغی مساعی کی بدولت قال اللہ و قال الرسول ﷺ کی صدائیں گونجنے لگیں، بت خانے ویران ہو گئے اور اجمیر اشاعت اسلام کا مرکز بن گیا"[69]

خلاصہ بحث:

صوفیاء کرام نے برصغیر پاک وہند کے ظلمت کدوں کو نور اسلام سے منور کیا اور اپنے قول وفعل سے نبی ﷺ کا اسوہ حسنہ لوگوں کے سامنے پیش کیا۔اشاعت اسلام کی خاطر ہر قسم کی صعوبتیں برداشت کیں اور دور دراز کے سفر بھی

[67] Ibid, p54
[68] Arnold, T. W., The Preaching of Islam, S. H. Muhammad Ashraf Publication and Book Seller, Lahore, P:254[68]
[69] Talib Hashmi, Tazkira Khwaja Ajmeri, sultan-ul-Hind Moinuddin Chishti, Shuay Adab, Lahor, SN p. 154

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 9, No. 1 || January-June 2023 || P. 73-102
https://doi.org/10.29370/siarj/issue16urduar5

کئے، صوفیاء کرام اور مشائخ عظام تھے جو، انسان کی کردار سازی بھی کرتے رہے اور اپنے عمل سے یہ بھی ثابت کرتے رہے کہ اسلام میں تفرقہ بازی، تفوق و امتیاز رنگ کی گنجائش ہی نہیں۔اللہ تعالی کے یہ نیک دل بندے جب اپنے حلقہ ارادات میں رونق افروز ہوتے یا مجالس ذکر و نصیحت قائم فرماتے تو، ان کے دروازے ہر مسلمان اور غیر مسلم کے لئے کھلے ہوتے تھے، وحدت نسل انسانی کا پہلا سبق ہوتا تھا، جو ہر آنے والے کو نصیب ہوتا تھا، یہاں انسان کا انسان سے انس و محبت اور باہمی تکریم واحترام کا درس ملتا تھا، صوفیاء کرام کے کردار کی اسلامی جھلک ہوتی تھی جو سب آنے والوں کو فریفتہ کر دیتی تھی اور وہ نفرتوں کے بجائے محبتوں کا پیغام سنتے تھے۔یوں پتھر دل بھی موم ہوتے اور راحت وسکون سے سرفراز ہونے کے بعد، اللہ کے بندوں کی محبت و ہمدردی کا درس لے کر نکلتے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)